جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اس کے بعد 12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج کل فی زمانہ کسی بھی معاشرے یا ملک میں عورتوں کی عددی لحاظ سے بڑی اہمیت ہے۔ بے شک عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں، اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے، معاشرے میں عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم معاوضہ ملتا ہے۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے۔ 60 سے 65 فیصد تک گھر خراب ہوتے اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پس عورت کی اہمیت آج کل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کی قدر اور مقام قائم فرمایا ہے وہ اس کی تعداد کی زیادتی، کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے یہ مقام قائم فرمایا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ کا ذکر فرمایا جو عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئیں اور محض اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے بے دھڑک ہو کر کچھ سوال کرتے ہوئے کہتی ہے اے اللہ کے رسول! مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کی بظاہر ہم پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ بعض جگہوں پر بعض کام کر کے ہمارے سے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔ پھر اس عورت نے بعض کام گنوائے اور پھر کہتی ہیں کہ جب آپ میں سے کوئی حج، عمرے یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے کپڑے بنتی اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا، بچوں کی تربیت کرنا ہمیں ان نیکیاں کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عورت! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تو نمائندگی کرنے کے لئے آئی ہے ان کو جا کر بتا دے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔ پس یہ ہے وہ مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دلوایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورت کے حقوق کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے مقام اور اہمیت کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کو بلندیوں پر پہنچاتا ہے جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے، اس شخص کے مسلسل تین بار پوچھنے پر فرمایا کہ تیری ماں، چوتھی دفعہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ اور اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار۔

حضور انور نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کرکے اور شام کو گھر آکر پھر بچوں کو توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرے میں جہاں رشتے ٹوٹتے ہیں اور بہت سے بچے Single Parents کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، تعلیم میں کمزور ہو جاتے ہیں، نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں، نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ فرمایا کہ مردوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں، اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔ حضور انور نے احمدی لڑکیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیندار لڑکیوں سے رشتہ کریں۔ اور لڑکیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ دیندار بنیں اور خود اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت میں احمدی بچیوں کے رشتوں کے بہت سے مسائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ مسائل حل فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ میں تو باقاعدگی سے ان کے لئے دعا کرتا ہوں، ہر احمدی کو بھی کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رشتوں کے بارے میں اسلام لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی اور خلاف ورزی ہو رہی ہو جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے جنہوں نے ہر موقع پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے اور عورت کے بارے میں اگر بعض احکامات ہیں تو وہ عورت کی اہمیت اور عزت اور وقار قائم کرنے کے لئے ہیں اس لئے اسے خوش دلی سے تسلیم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ بعض دفعہ لجنہ کی رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے کہ آجکل پردے پر ہر وقت زور دیا جاتا ہے اور بعض لڑکیوں اور لڑکوں کی طرف سے سوال اٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سنتے تنگ آ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ کیا ہے۔ یہ حیا کو قائم کرنا ہے، اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے، عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے۔ اور یہ قرآنی حکم ہے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت، حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ (خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)